اداکار، گلوکار، کھلاڑی، اور سیاسی تجزیہ کار مذہبی پروگراموں کی پروڈکشن اور میزبانی کر رہے ہیں

نیم علماء کو بے پردہ خاتون میزبان کے سامنے بٹھا کر دین کا مذاق بنادیا جاتا ہے

سنگین مسئلہ قوم کے دین اور عقیدے سے کھیلا جا رہا ہے

علماء مذہبی پروگراموں سے بے دخل

بے علم عناصر ٹی وی چینلز کے مذہبی پروگراموں پر مسلط

ایک انتہائی بری شہرت رکھنے والی اداکارہ کو رمضان کے مذہبی پروگرام میں بطور میزبان پیش کیا جا رہا ہے دوسری طرف میوزک پروگرام کرنے والے ساحر لودھی علماء کو بٹھا کر قیامت کی نشانیوں کو ڈسکس کر رہے ہیں۔ مذہبی قیادت کو عالمی ایشوز سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ کبھی ناک کے نیچے پنپنے والی بے دینی اور فتنوں کو سمجھ سکیں اور ان کا تدارک کر سکیں، مذہبی جماعتوں میں کوئی بھی مؤثر آواز امت کو تباہ کر دینے والے ان فتنوں کے خلاف نہیں اٹھ رہی۔

ٹی وی چینلز گھر گھر دیکھے جا رہے ہیں ملک کے کروڑوں عوام اس کے منفی اثرات قبول کر رہے ہیں بالخصوص بچوں اور عورتوں کے ذہنوں کو مسخ کر دیا گیا ہے عوام ان مذہبی پروگراموں سے رہنمائی اور نصیحت حاصل کرنے کی بجائے مزید الجھن کا شکار ہو رہے ہیں۔

ٹی وی چینلز کے معاشرے پر اثرات کس قدر گہرے ہوتے ہیں ہر صاحب شعور جانتا ہے اسی لیے ترقی یافتہ دنیا میں میڈیا کو سطحی لوگوں کے حوالے کرنے کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ پروگرام کی نوعیت کے مطابق اس شعبے کے ماہرین کو ہی تجزیوں کیلئے دعوت دی جاتی ہے۔ ہر قوم کی اپنی کچھ اخلاقی قدریں ہوتی ہیں، تہذیبی اقدار ہوتی ہیں جو ریڈ لائن کی حیثیت رکھتی ہیں میڈیا پر آ کر کوئی ان ریڈ لائنز کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ گویا ہر ملک میں خواہ وہ کتنا ہی لبرل اور آزادی کا علمبردار کیوں نہ ہو وہاں بھی آزادی کی کچھ حدود متعین ہیں لیکن بد قسمتی سے ہمارے ہاں آزادی کو مادر پدر آزادی سمجھا جا رہا ہے کہیں کوئی ضابطہ اخلاق نہیں۔ ٹی۔ وی چینلز پر ہر، ایرے غیرے کو ملک اور مذہب کے حوالے سے انتہائی نازک اور حساس معاملات پر بولنے کیلئے بٹھا دیا جاتا ہے۔ بعض تجزیہ کار اس قدر آل راؤنڈر ہیں کہ انہیں مذہب، سیاست، معیشت، معاشرت، تعلیم، بین الاقوامی تعلقات، کھیل اور دنیا بھر کے موضوعات پر مکمل دسترس حاصل ہے وہ نہ صرف اپنے مختلف موضوعات پر بولتے بلکہ ہر موضوع پر ان کی رائے کے اظہار میں بلا کا اعتماد ہوتا ہے بھلا آج کی دنیا میں جبکہ زندگی کے ہر شعبے میں تخصیص اور اسپشلائزیشن کو رواج مل چکا ہے صرف ڈاکٹر کہنے پر بات ختم نہیں ہو جاتی بلکہ پوچھا جاتا ہے آنکھ کا اسپیشلسٹ، کان کا اسپیشلسٹ، امراض دل کا ماہر یا کوئی اور علماء میں بھی ایک عالم کو دین کے جملہ علوم پر دسترس نہیں ہوتی کوئی تفسیر کا ماہر ہوتا ہے کوئی حدیث کا کوئی

گرام کا اور کوئی فقہی مسائل کا آج کی جدید دنیا میں جب ایک ڈاکٹر کی رائے صرف اس کے خاص شعبے میں ہی قابل اعتبار سمجھی جاتی ہے ماہر امراض قلب کو ہڈیوں اور جوڑوں کے مسئلے پر رائے دینے کیلئے نہیں بلایا جاسکتا۔ ایسے میں ایک ہی تجزیہ کار اگر مختلف علوم اور مختلف موضوعات پر رائے کا اظہار کرنے لگے اور اپنی رائے کو اٹل انداز میں بیان کرے تو یہ کسی مذاق سے کم نہیں۔ وطن عزیز میں دیگر شعبوں میں بھی سطحی لوگوں سے تجزیے کرائے جارہے ہیں لیکن مذہب سے متعلق تو، حد ہی ہوگئی ہے۔

اداکاروں، گلوکاروں، کھلاڑیوں اور سیاسی تجزیہ نگاروں کو مذہبی پروگراموں میں پیش کیا جارہا پروگراموں کی میزبانی بھی اس قسم کے لوگ کررہے ہیں کیسا عجیب معاملہ ہے بے پردہ خواتین کے سامنے نیم علماء کو بٹھا کر مذہبی پروگرام کا تاثر دیا جاتا ہے جبکہ اس پروگرام کے ذریعے نہ تو عوام کو صحیح دینی علم پہنچ پاتا ہے اور نہ عمل کا جذبہ۔ ظاہر ہے جب کردار سے عاری لوگ مذہب سے متعلق بات کررہے ہوں تو ان کی باتوں میں اثر کیونکر ہوسکتا ہے اس وقت عوام مذہبی پروگراموں سے رہنمائی اور نصیحت حاصل کرنے کے بجائے الجھنوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں عوام کے ساتھ ایک بدترین مذاق بری شہرت رکھنے والی اداکارہ وینا ملک کو رمضان کے مذہبی پروگرام میں بطور میزبان پیش کرکے کیا جاتا رہا۔ دوسری طرف میوزک اور تفریحی پروگرام کرنے والے کھلنڈرے میزبان ساحر لودھی علماء کو بٹھا کر مذہبی موضوعات یہاں تک کہ قیامت کی نشانیوں کو ڈسکس کررہے ہیں۔ یہ ٹی وی چینلز گھر گھر دیکھے جارہے ہیں اور ملک کے کروڑوں عوام ان کے اثرات قبول کررہے ہیں بالخصوص بچوں اور عورتوں کے عقیدہ اور ان کے دینی عمل کو تباہ کیا جارہا ہے۔ یہ سب کچھ ان مذہبی جماعتوں کے سامنے ہورہا ہے جو خود کو اسلام اور مسلمانوں کا چیمپئن سمجھتی ہیں۔

بدقسمتی سے مذہبی جماعتوں میں کوئی بھی مؤثر آواز امت کو تباہ کردینے والے اس فتنے کے خلاف نہیں اٹھ رہی۔ ہماری مذہبی قیادت کو عالمی ایشوز سے ہی فرصت نہیں کہ وہ کبھی اپنی ناک کے نیچے پنپنے والی بے دینی اور فتنوں کو دیکھ سکیں اور ان کا تدارک کرسکیں۔ نئی نسل تباہ ہورہی ہے گھرانے کے گھرانے برباد ہو رہے ہیں ٹی۔ وی چینلز کے اثرات کی وجہ سے لیکن ہماری مذہبی قیادت اس سنگین مسئلے کا نوٹس لینے کیلئے تیار نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے وفادار اور اسلام کے جانثار درپیش چیلنجز اور مسائل کو سمجھیں اور اپنی قوم وملت کے مستقبل کو فتنوں سے بچانے کیلئے تن من دھن کے ساتھ میدان عمل میں اتریں، اپنے حقیر ذاتی مفادات کیلئے نہیں بلکہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے۔